سوال

(60) قبروں پر عمارت بنانا اور کتبے لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے بعض قبروں کو دیکھا ہے کہ انہیں سیمنٹ کے ساتھ پلستر کر کے ایک میٹر لمبا اور آدھا میٹر چوڑا کر دیا جاتا ہے اور پھر اس پر میت کا نام، تاریخ وفات اور اس طرح کی بعض عبارتیں بھی لکھ دی جاتی ہیں کہ ''اے اللہ! فلاں بن فلاں پر رحم فرما'' تو اس طرح کے کاموں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبروں پر کسی قسم کی عمارت بنانا اور کچھ لکھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے قبروں پر عمارت بنانے اور لکھنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' ان یجصص القبر' وان یقعد علیہ' وان یبنی علیہ) (صحیح مسلم' الجنائز' باب النہی عن تجصیص القبر الخ' ح: 970)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے، قبر پر بیٹھنے اور عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

امام ترمذی اور کئی دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو روایت کیا اور صحیح سند کے ساتھ یہ بھی بیان کیا ہے:

(وان یکتب علیہا) (جامع الترمذی' الجنائز' باب ما جاء فی کراہیة تجصیص القبور والکتابة علیہا' ح: 1052)

''آپ نے قبروں پر لکھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔''

کیونکہ یہ ایک طرح سے غلو ہے، لہذا اس سے منع کرنا واجب ہے۔ کتابت و تحریر کے غلو کے بسا اوقات ایسے خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں جو شرعاً ممنوع ہیں لہذا حکم شریعت بس یہی ہے کہ قبر کی اپنی ہی مٹی اس پر ڈالی جائے اور اسے تقریباً ایک بالشت برابر اونچا کر دیا جائے تاکہ معلوم ہوسکے کہ یہ قبر ہے، قبروں کے بارے میں یہی وہ سنت ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا عمل تھا۔ اسی طرح قبروں پر مسجدیں بنانا، غلاف اور شادریں چڑھانا اور قبے بنانا بھی جائز نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(لعن اللہ الیھود والنصاري اتخذوا قبور انبیائھم مساجد) (صحیح البخاري' الجنائز' باب مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور' ح: 1330 و صحیح مسلم' المساجد' باب النھی عن بناء المسجد علی القبور الخ' ح: 529)

''اللہ تعالیٰ یہود و نصاری پر لعنت فرمائے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں (سجدہ گاہیں) بنالیا تھا۔''

اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی وفات سے پانچ دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

(ان اللہ قد اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراھیم خلیلا' ولو کنت متخذا من امتی خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا' الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم وصالحیھم مساجد' الا فلا تتخذوا القبور مساجد' انی انھاکم عن ذلک) (صحیح مسلم' المساجد' باب النھی عن بناء المسجد علی القبور... الخ' ح:)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اسی طرح اپنا خلیل بنالیا ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خیلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ لوگو! یاد رکھو تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء و صلحاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا کرتے تھے، مگر تم قبروں کو سجدہ گاہیں نہ بنانا، میں تمہیں اس بات سے منع کرتا ہوں۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

مساجد کے احکام: ج2 صفحہ64

محدث فتویٰ